تعلقات کی کشیدگی اور عہد ماضی میں ان دونوں قوموں کی باہمی مصالحت اور محبت و دوستی پر تاریخی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ زبان سلجھی ہوئی۔ عام فہم اور شگفتہ ہے۔ مگر بعض بعض جگہ توضیح مطالب میں گنجلک پیدا ہوگئی ہے۔ مثلاً صفحہ سولہ پر ہے "اسی بیسویں صدی سے پہلے انیسویں صدی کے وسط تک ہندوستان میں کوئی بھی لڑائی بجز سید احمد صاحبؒ بریلوی کی جنگ علاقۂ صوبۂ سرحد ایسی نہیں ہوئی کہ خود لڑنے والوں نے یا اس علاقہ اور اس زمانہ کے آدمیوں نے اُس لڑائی کو مذہبی لڑائی محسوس کیا ہو" اس عبارت سے شبہ یہ ہوتا ہے کہ حضرت سید احمد صاحبؒ کی جنگ محض ایک مذہبی جنگ تھی یعنی اُس کی بنیاد اختلافِ مذہب پر قائم تھی حالانکہ صحیح یہ ہے کہ یہ جنگ اپنے حقوق کی حفاظت۔ مذہب کی آزادی اور مسلمانوں کو اُن مصائب و آلام سے نجات دینے کے لئے تھی جن میں وہ اُس وقت سکھوں کے ہاتوں گرفتار تھے۔

صلوٰۃ وسلام از مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمار ہند دہلی۔ تیسرا اڈیشن صفحات ۴۴۔ طباعت کتابت صاف ستھری قیمت ۵ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر دینی بک ڈپو کوچہ ناہر خاں دہلی

مولانا وعظ و بیان کے امام ہیں آپ نے درود شریف کے فضائل پر ایک رسالہ لکھا تھا جس کے دو اڈیشن اب تک شائع ہوکر مقبول ہوچکے ہیں زیر تبصرہ رسالہ اسی کا تیسرا اڈیشن ہے جو مولانا کی نظر ثانی کے بعد پہلے سے زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے یہ رسالہ چار ابواب پر تقسیم ہے۔ پہلے باب میں اُن آثار و احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل اور اُس کو ترک کرنے کی خرابیاں مذکور ہیں۔ دوسرے باب میں آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ سے تعلق چند اشارات و نکات کا ذکر ہے جو بہت دلچسپ عام فہم اور موعظت آفریں ہیں تیسرے باب میں درود شریف کے متعلق چند حکایتیں فرکر کی گئی ہیں جن کو سن کر شمع یقین و ایمان فروزاں ہوتی ہے۔ آخر میں چوتھا باب ہے جس میں درود وسلام کے کلمات کا ذکر ہے اس رسالہ میں جتنی روایات درج ہیں اُن میں صحتِ اسناد کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور اُن کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے۔ زبان و بیان کی شگفتگی کے لئے خود مولانا کا نام ضامن ہے۔